نوحہ بی بی سکینہؑ

اے چھوٹی سی زہراؑ اے ننھی سی زہراؑ
غمزدہ زینبؑ نسب تشنہ دہاں بے سائباں

اے بے نوا زخمی گلا یہ کم سِنی اور یہ جفا
ہئے ہئے تری بے چارگی بے وارثی اور بے رِدا
باباؑ ترا مقتل میں ہے مارا گیا تیرا چچا

پردیس ہے اور تشنگی غم سے بھری ہے زندگی
رُخسار ہیں خوں سے بھرے ننھی سی چادر چھن گئی
پھولوں پہ چلتی تھی کبھی کانٹوں پہ اب پیدل چلی

دامن جلا دُرے لگے کھائے طمانچے شمر کے
غازیؑ نہیں اکبرؑ نہیں بی بی کسے آواز دے
پرسا لہو کا کیوں نہ دیں ہم ماتمی رو کر تجھے

منظر بڑا غمناک ہے اور وقت بھی سفاک ہے
بھائی تیرا بیمار ہے غم سے کلیجہ چاک ہے
نرغہ ہے اہلِ رجس کا تو سیّدہؑ ہے پاک ہے

مانگے کنیزی میں تجھے جرأت تھی دنیا میں کسے
لیکن اکیلا جان کے اہلِ جفا کہنے لگے
اے لاڈلی شبیرؑ کی یہ غم بھی سہنا ہے تجھے

شامِ غریباں کی سحر ہوگی نہ بی بی عمر بھر
یہ کربلا سے شام تک کانٹوں بھرا جو ہے سفر
کرنا ہے طے ماتم کناں نوحہ کناں اور بے پدر

تیرے سوا زندان سے ہو جائیں گے سب ہی رہا
نہ ختم ہوگی مر کے بھی اے بے وطن تیری سزا
لیکر لحد میں جائے گی زخمی بدن زخمی گلا

محفوظ فتنوں سے رہیں دنیا میں سب اہلِ عزا
ہوتی رہے مجلس تیری برپا رہے ماتم تیرا
بابا الحوائج کی بہن زخمی لبوں سے کر دعا

ریحانؔ اور رضوانؔ کا ہدیہ یہ اشک و آہ کا
پہنچے تیرے دربار میں نوحے کا ہوگا حق ادا
ہم کو نہیں درکار ہے کوئی صلہ اِسکے سوا